

امام ابن ماجہ

(۲۰۹ھ تا ۲۷۳ھ)

عبدالرشید عراقی

امام ابن ماجہؒ بھی صحاح ستہ کے رکن ہیں اور صحاح ستہ میں ان کا نمبر سب سے آخر میں آتا ہے۔ امام ابن ماجہ کا تعلق ایران کے شر قزوین سے تھا اور اسی شہر کو امام صاحب کے مولد و مسکن ہونے کا شرف حاصل ہے۔

امام ابن ماجہ کا نام محمد بن یزید بن عبد اللہ ہے اور ابو عبد اللہ کنیت۔ ماجہ آپ کے والد کا لقب تھا۔ ماجہ کو بعض لوگوں نے آپ کا دادا اور بعض نے والدہ کا نام بتایا ہے لیکن حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) فرماتے ہیں: ”ماجہ لقب پدر ابو عبد اللہ است نہ لقب جدِ او نہ نام مادرِ او“ {۱}۔ یعنی ”ماجہ“ ابو عبد اللہ کے والد کا لقب تھا۔ یہ نہ تو آپ کے دادا کا لقب تھا اور نہ ہی آپ کی والدہ کا نام۔

ولادت و ابتدائی حالات

امام ابن ماجہ ۲۰۹ھ میں قزوین میں پیدا ہوئے۔ علامہ ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) نے وفیات الاعیان میں لکھا ہے خود کہ امام ابن ماجہ کا بیان ہے کہ میں ۲۰۹ھ میں قزوین میں پیدا ہوا {۲} اور علامہ محمد بن طاہر مقدسی (م ۵۰۷ھ) نے بھی اپنی کتاب ”شروط الائمة الستة“ میں امام ابن ماجہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ”میری پیدائش ۲۰۹ھ میں ایران کے شر قزوین میں ہوئی“۔ {۳}

ابتدائی تعلیم

امام ابن ماجہ نے جب ہوش سنبھالا تو قزوین علماء و فضلاء کا مرکز تھا۔ چنانچہ آپ نے ابتدائی تعلیم قزوین کے علمائے کرام سے حاصل کی۔ امام صاحب نے قزوین میں جن

علمائے کرام سے استفادہ کیا ان کے نام یہ ہیں : امام علی بن محمد ابوالحسن طنافی (م ۲۳۳ھ)، امام عمرو بن رافع ابو حجر بجلی (م ۲۳۷ھ)، امام اسماعیل بن ابوسہیل قزوینی (م ۲۳۷ھ)، امام ہارون بن موسیٰ تمیمی (م ۲۳۸ھ) اور امام محمد بن ابی خالد قزوینی (م ۲۳۸ھ) امام ابن ماجہ ۲۱ سال کی عمر تک قزوین میں مقیم رہے، اور اہل علم سے اکتساب فیض کرتے رہے۔

سماع حدیث کے لئے سفر

امام ابن ماجہ کے زمانہ میں محدثین کرام اطراف عالم میں پھیلے ہوئے تھے۔ اس لئے انہوں نے حصول حدیث کے لئے مختلف ممالک کا سفر کیا۔ اس زمانہ میں علم حدیث انتہائی عروج پر تھا۔ مورخ ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) لکھتے ہیں :

ارتحل الى العراق والبصرة والكوفة وبغداد و مكة
والشام ومصر والربيع لكتب الحديث {۵}
”حدیث لکھنے کے لئے انہوں نے عراق، بصرہ، کوفہ، بغداد، مکہ، شام، مصر اور ربیع کا سفر کیا۔“

حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں :

سمع بخراسان و العراق والحجاز ومصر والشام
وغيرها من البلاد {۶}

”آپ نے خراسان، عراق، حجاز، مصر، شام اور دیگر بلاد میں سماع حدیث کیا۔“

”وغيرها من البلاد“ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ اور شہروں کا بھی سفر لیا تھا جس کا ثبوت ان کے شیوخ کی فہرست سے ملتا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ اور حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے امام ابن ماجہ کے اساتذہ کی فہرست اپنی اپنی کتابوں میں درج کی ہے۔ تاہم آپ کے مشہور اساتذہ یہ ہیں : امام ابراہیم بن منذر حزامی (م ۲۳۶ھ)، امام ابوبکر بن ابی شیبہ (م ۲۳۵ھ)، امام جبارہ بن مفلس (م ۲۴۱ھ)، امام داؤد بن رشید (م ۲۳۹ھ)، امام عبد اللہ بن معاویہ (م ۲۴۳ھ) اور امام ہشام بن عمار (م ۲۴۵ھ) {۷}۔

امام ابن ماجہ کے تلامذہ کی فہرست بھی حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں درج

کی ہے {۸}

حدیث میں امتیاز و کمال

امام ابن ماجہ کے دور میں علم حدیث انتہائی عروج پر تھا اور ہر طرف حدیث کے درس و تدریس اور اس کی کتابت و تحریر کا کام سرگرمی سے جاری تھا اور اس کی طلب و تکمیل کو فضیلت و کمال کا اصلی معیار خیال کیا جاتا تھا۔ اس لئے امام ابن ماجہ کی توجہ کا مرکز بھی علم حدیث بنا اور اس فن میں آپ نے اتنا امتیاز و کمال حاصل کیا کہ ان کی علمی جلالت شہرت کا سکہ بیٹھ گیا، اور جلیل القدر علمائے کرام نے ان کے علمی تجربہ اور فضل و کمال کا اعتراف کیا۔ حافظ ابو علی حلی (م ۷۳۷ھ) فرماتے ہیں :

ابن ماجہ ثقة کبیر متفق علیہ محتج بہ لہ معرفتہ
بالحدیث وحفظہ {۹}

”ابن ماجہ ایک بلند پایہ، معتبر اور لائق حجت محدث تھے۔ ان کی عظمت و ثقاہت پر اتفاق ہے۔“

مورخ ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) کا بیان ہے :

کان اماماً فی الحدیث عارفاً بعلومہ و جمیع ما
یتعلق {۱۰}

”امام ابن ماجہ فن حدیث کے امام اور اس کے متعلقات پر بڑا عبور رکھتے تھے۔“

حافظ شمس الدین ذہبی (م ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں :

امام ابن ماجہ عظیم الشان حافظ و ضابط، حاذق العقول اور وسیع العلم تھے۔ {۱۱}

حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں :

امام ابن ماجہ صاحب سنن، حافظ حدیث اور امام فن تھے۔ {۱۲}

علامہ ابن اثیر (م ۶۰۶ھ) رقم طراز ہیں کہ :

”امام ابن ماجہ ذی عقل، صاحب علم، اور امام حدیث تھے۔“ {۱۳}

امام ابن ماجہ کا فقہی مسلک

امام ابن ماجہ کے فقہی مسلک کے بارے میں علمائے کرام میں اختلاف ہے۔ علامہ طاہر الجزائری (م ۱۳۳۸ھ) فرماتے ہیں :

”ابن ماجہ وغیرہ علمائے حدیث ائمہ مجتہدین میں سے کسی کے مقلد نہ تھے۔ البتہ فقہاء محدثین امام شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ وغیرہ کے قول کی طرف میلان رکھتے تھے۔“ {۱۳}

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں کہ امام ابن ماجہ کا میلان حنبلی مسلک کی طرف تھا {۱۵}

اخلاق و عادات

امام ابن ماجہ کے حالات زندگی پردہ اخفاء میں ہیں۔ اس لئے ان کے اعمال و اخلاق کے بارے میں تفصیل نہیں ملتی۔ حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) نے صرف اس قدر لکھا ہے :

”امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ علم فضل کی طرح دین اور تقویٰ اور زہد و صلاح کے بھی جامع تھے۔ احکام شریعت کی شدت سے پابندی کرتے تھے اور اصول و فروع میں پورے طور پر متبع سنت تھے۔ اس پر خود ان کی سنن شاہد ہے۔“ {۱۶}

وفات

امام ابن ماجہ نے ۶۴ سال کی عمر میں ۲۲ / رمضان المبارک ۲۴۷ھ کو قزوین میں انتقال کیا {۱۷}

تصانیف

امام ابن ماجہ کی صرف تین تصانیف مشہور ہیں۔ (۱) تفسیر (۲) تاریخ (۳) سنن ابن ماجہ۔

تفسیر

امام ابن ماجہ کی تفسیر کا اندازہ حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) کے اس بیان سے

ہوتا ہے :

ولابن ماجہ تفسیر حافل {۱۸} ”ابن ماجہ کی ایک ضخیم و جامع تفسیر ہے۔“

امام جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) نے اس تفسیر کا ذکر تفسیر ابن جریر کے ساتھ کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک اہم ماثوری اور منقولی تفسیر تھی۔ اور تفسیر ابن جریر کی طرح اس میں احادیث و آثار صحابہ و تابعین کو بالاسناد نقل کیا گیا ہو گا {۱۹}

تاریخ

امام ابن ماجہ کو تاریخ پر بھی کامل عبور تھا۔ علامہ ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) نے اپنی کتاب وفيات الاعیان میں حافظ ابو زرہ (م ۲۶۴ھ) کا یہ قول نقل کیا ہے کہ :

”قرودین میں میری نظر سے ابن ماجہ کی تاریخ گزری تھی۔ یہ دراصل عمد صحابہ سے لے کر مصنف کے زمانہ تک کی تاریخ اور بلاد اسلامیہ اور راویان حدیث کے حالات پر مشتمل ہے۔“

(جاری ہے)

حواشی

- (۱) شاہ عبدالعزیز دہلوی، مجالہ نافعہ، ص ۲۸ (۲) ابن خلکان، وفيات الاعیان، ج ۲، ص ۲۸۳
- (۳) محمد بن طاہر مقدسی، شروط الائمہ السنہ، ص ۹ (۴) ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج ۹، ص ۵۳۱
- (۵) ابن خلکان، وفيات الاعیان، ج ۲، ص ۲۸۳ (۶) ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج ۹، ص ۳۳۱
- (۷) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۲، ص ۲۱۵ (۸) ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج ۹، ص ۵۳۱
- (۹) ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج ۹، ص ۵۳۱ (۱۰) ابن خلکان، وفيات الاعیان، ج ۳، ص ۳۰۸
- (۱۱) ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ص ۱۱ (۱۲) ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج ۹، ص ۵۳۱
- (۱۳) ابن اثیر، کامل ابن اثیر، ج ۷، ص ۲۹۸ (۱۴) طاہر الجزائری، توجیہ النظر، ص ۱۸۵
- (۱۵) شاہ ولی اللہ دہلوی، الانصاف فی سبب الاختلاف، ص ۸۱
- (۱۶) ابن ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۱، ص ۱۵۲ (۱۷) محمد بن طاہر مقدسی، شروط الائمہ السنہ، ص ۹
- (۱۸) ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۱، ص ۵۲
- (۱۹) ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین، ج ۱، ص ۲۷۰
- (۲۰) ابن خلکان، وفيات الاعیان، ج ۲، ص ۲۸۳، ابن کثیر، البدایہ والنہایہ،

خلافت کی اصل حقیقت اور اس کا تاریخی پس منظر
اور عہد حاضر میں اس کے دستوری و قانونی اور معاشی و معاشرتی ڈھانچے اور اس کے
قیام کے لئے سیرت نبویؐ سے ماخوذ طریق کار کی تشریح پر مشتمل

ڈاکٹر اسرار احمد

داعی تحریک خلافت پاکستان
کے چار جامع خطبات کا مجموعہ، بعنوان :

خطبات خلافت

سفید کاغذ، صفحات : 212، قیمت : 50 روپے

شائع کردہ : مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

(۱) پاکستان کی سیاست کا پہلا عوامی و ہنگامی دور
امیر تنظیم اسلامی، ڈاکٹر اسرار احمد کے ۶۹ء تا ۷۷ء کے سیاسی تجزیوں پر مشتمل
ایک مبسوط کتاب (صفحہ ۱۶۸ عمدہ طباعت، قیمت - ۲۵/ روپے)

(۲) اسلامی نظم جماعت میں بیعت کی اہمیت
لزوم بیعت کے موضوع پر امیر تنظیم اسلامی کی ایک نہایت فکر انگیز اور جامع تقریر
(صفحہ ۳۲، قیمت - ۶/ روپے)